

حضرت امام محمد مہدی علیہ السلام (حصہ ششم)

<"xml encoding="UTF-8?">

امام مہدی اور حج کعبہ

یہ مسلمات میں سے ہے کہ حضرت امام مہدی علیہ السلام ہر سال حج کعبہ کے لئے مکہ معظمہ اسی طرح تشریف لے جاتے ہیں جس طرح حضرت خضر والیاس جاتے ہیں (سراج القلوب ۷۷) علی احمد کوفی کا بیان ہے کہ میں طواف کعبہ میں مصروف و مشغول تھا کہ میری نظرایک نہایت خوبصورت نوجوان پر پڑی، میں نے پوچھا آپ کون ہیں؟ اور کہا سے تشریف لائے ہیں؟ آپ نے فرمایا ”انا المہدی وانا القائم۔“ میں مہدی آخر الزماں اور قائم آل محمد ہوں۔ غانم ہندی کا بیان ہے کہ میں امام مہدی کی تلاش میں ایک مرتبہ بغداد گیا، ایک پل سے گزرتے ہوئے مجھے ایک صاحب ملے اور وہ مجھے ایک باغ میں لے گئے اور انہوں نے مجھ سے ہندی زبان میں کلام کیا اور فرمایا کہ تم امسال حج کے لئے نہ جاؤ، ورنہ نقصان پہونچے گا محمد بن شاذان کا کہنا ہے کہ میں ایک دفعہ مدینہ میں داخل ہوا تو حضرت امام مہدی علیہ السلام سے ملاقات ہوئی، انہوں نے میرا پورا نام لے کر مجھے پکارا، چونکہ میرے پورے نام سے کوئی واقف نہ تھا اس لئے مجھے تعجب ہوا۔ میں نے پوچھا آپ کون ہیں؟ فرمایا میں امام زمانہ ہوں۔ علامہ شیخ سلیمان قندوزی بلخی تحریر فرماتے ہیں کہ عبداللہ بن صالح نے کہا کہ میں نے غیبت کبری کے بعد امام مہدی علیہ السلام کو حجر اسود کے نزدیک اس حال میں کھڑے ہوئے دیکھا کہ انہیں لوگ چاروں طرف سے گھیرے ہوئے ہیں۔ (ینابع المودۃ)۔

زمانہ غیبت کبری میں امام مہدی کی بیعت

حضرت شیخ عبداللطیف حلبی حنفی کا کہنا ہے کہ میرے والد شیخ ابراہیم حسین کاشمار حلب کے مشائخ عظام میں تھا۔ وہ فرماتے ہیں کہ میرے مصری استاد نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت امام مہدی علیہ السلام کے ہاتھ پر بیعت کی ہے۔ (ینابع المودۃ باب ۸۵ ص ۳۹۲)

امام مہدی کی مومنین سے ملاقات

رسالہ جزیرہ خضرا کے ص ۱۶ میں بحوالہ احادیث آل محمد مرقوم ہے کہ حضرت امام مہدی علیہ السلام سے

ہرمومن کی ملاقات ہوتی ہے۔ یہ اوربات ہے کہ مومنین انہیں مصلحت خداوندی کی بناء پر اس طرح نہ پہچان سکیں جس طرح پہچاننا چاہیے مناسب معلوم ہوتا ہے اس مقام پر میں اپنا ایک خواب لکھ دوں ۔ واقعہ یہ ہے کہ آج کل جبکہ میں امام زمانہ کے حالات لکھ رہا ہوں حدیث مذکورہ پر نظر ڈالنے کے بعد فوراً ذہن میں یہ خیال پیدا ہوا کہ مولا سب کو دکھائی دیتے ہیں، لیکن مجھے آج تک نظر نہیں آئے، اس کے بعد میں استراحت پر گیا اور سونے کے ارادے سے لیٹا ابھی نیند نہ آئی تھی اور قطعی طور پر نینم بیداری کی حالت میں تھا کہ ناگاہ میں نے دیکھا کہ میرے کان سے جانب مشرق تابعد نظرایک قوسی خط پڑا ہوا ہے یعنی شمال کی جانب کاسارا حصہ عالم پہاڑ ہے اور اس پر امام مہدی علیہ السلام برہنہ تلوار لٹے کھڑے ہیں اور یہ کہتے ہوئے کہ ”نصف دنیا آج ہی فتح کر لوں گا۔“ شمال کی جانب ایک پاؤں بڑھا رہے ہیں آپ کا قد عام انسانوں کے قد سے ڈیوڑھا اور جسم دوہرا ہے، بڑی بڑی سرمگین آنکھیں اور چہرہ انتہائی روشن ہے آپ کے پٹے کٹے ہوئے ہیں اور سارا لباس سفید ہے اور وقت عصر کا ہے۔ یہ واقعہ ۳۰ نومبر ۱۹۵۸ شب یکشنبہ بوقت ساڑھے چار بجے شب کا ہے۔

ملا محمد باقر داماد کا امام عصر سے استفادہ کرنا

ہمارے اکثر علماء علمی مسائل اور مذہبی و معاشرتی مراحل حضرت امام مہدی ہی سے طے کرتے آئے ہیں ملا محمد باقر داماد جو ہمارے عظیم القدر مجتہد تھے ان کے متعلق ہے کہ ایک شب آپ نے ضریح نجف اشرف میں ایک مسئلہ لکھ کر ڈالا اس کے جواب میں ان سے تحریرا کہا گیا کہ تمہارا امام زمانہ اس وقت مسجد کوفہ میں نماز گزار ہے تم وہاں جاؤ، وہ وہاں جا پہنچے، خود بخود دروازہ مسجد کھل گیا۔ اور آپ اندر داخل ہو گئے آپ نے مسئلہ کا جواب حاصل کیا اور آپ مطمئن ہو کر برآمد ہوئے۔

جناب بحر العلوم کا امام زمانہ سے ملاقات کرنا

کتاب قصص العلماء مولفہ علامہ تنکابنی ص ۵۵ میں مجتہد اعظم کربلائی معلیٰ جناب آقا محمد مہدی بحر العلوم کے تذکرہ میں مرقوم ہے کہ ایک شب آپ نماز میں اندرون حرم مشغول تھے کہ اتنے میں امام عصر اپنے اب وجد کی زیارت کے لئے تشریف لائے جس کی وجہ سے ان کی زبان میں لکنت ہوئی اور بدن میں ایک قسم کا رعشہ پیدا ہو گیا پھر جب وہ واپس تشریف لے گئے تو ان پر جو ایک خاص قسم کی کیفیت طاری تھی وہ جاتی رہی۔ اس کے علاوہ آپ کے اسی قسم کے کئی واقعات کتاب مذکورہ میں مندرج ہیں ۔

امام مہدی علیہ السلام کا حمایت مذہب فرمانا

واقعہ اُناں کتاب کشف الغمہ ۱۳۳ میں ہے کہ سید باقی بن عطوہ امامیہ مذہب کے تھے اور ان کے والد زیدیہ خیال رکھتے تھے ایک دن ان کے والد عطوہ نے کہا کہ میں سخت علیل ہو گیا ہوں اور اب بچنے کی کوئی امید نہیں۔ ہر قسم کے اطباء کا علاج کراچکا ہوں، اے نورنظر! میں تم سے وعدہ کرتا ہوں کہ اگر مجھے تمہارے امام نے شفا دیدی، تو میں مذہب امامیہ اختیار کر لوں گا یہ کہنے کے بعد جب یہ رات کو بستر پر گئے تو امام زمانہ کا ان پر ظہور ہوا، امام نے مقام مرض کو اپنا ہاتھ سے مس کر دیا اور وہ مرض جاتا رہا عطوہ نے اسی وقت مذہب امامیہ

اختیار کر لیا اور رات ہی میں جاکر اپنے فرزند باقی علوی کو خوشخبری دیدی ۔

اسی طرح کتاب جواہرالبیان میں ہے کہ بحرین کا والی نصرانی اور اس کا وزیر خارجی تھا ، وزیر نے بادشاہ کے سامنے چند تازہ انار پیش کئے جن پر خلفاء کے نام علی الترتیب کندہ تھے اور بادشاہ کو یقین دلایا کہ ہمارا مذہب حق ہے اور ترتیب خلافت منشاء قدرت کے مطابق درست ہے بادشاہ کے دل میں یہ بات کچھ اس طرح بیٹھ گئی کہ وہ یہ سمجھنے پر مجبور ہو گیا کہ وزیر کا مذہب حق ہے اور امامیہ راہ باطل پر گامزن ہیں ، چنانچہ اس نے اپنے خیال کی تکمیل کے لئے جملہ علماء امامیہ کو جو اس کے عہد حکومت تھے بلا بھیجا اور انہیں انار دکھا کر ان سے کہا کہ اس کی رد میں کوئی معقول دلیل لاؤ ورنہ ہم تمہیں قتل کر کے تمام مذہب کو بیخ و بن سے اکھاڑ دیں گے ، اس واقعہ نے علماء کرام میں ایک عجیب قسم کا ہيجان پیدا کر دیا ، بالاخر سب علماء آپس میں مشورہ کے بعد ایسے دس علماء پر متفق ہو گئے جو ان میں نسبتاً مقدس تھے اور پروگرام یہ بنایا کہ جنگل میں ایک ایک عالم بوقت شب جاکر امام زمانہ سے استعانت کرے ، چونکہ ایک شب کی مہلت و مدت ملی تھی ، اس لئے پریشانی زیادہ تھی غرض کہ علماء نے جنگل میں جاکر امام زمانہ سے فریاد کا سلسلہ شروع کیا۔ دو عالم اپنی اپنی مدت ، فریاد و فغاں ختم ہونے پر جب واپس آئے اور تیسرے عالم حضرت محمد بن علی کی باری آئی تو آپ نے بدستور صحرا میں جاکر مصلی بچھا دیا ، اور نماز کے بعد امام زمانہ کو اپنی طرف متوجہ کرنے کی کوشش کی لیکن ناکام ہو کر واپس آتے ہوئے انہیں ایک شخص راستے میں ملا اس نے پوچھا ۔ کیا بات ہے کیوں پریشان ہو ، آپ نے عرض کی امام زمانہ کی تلاش ہے اور وہ تشریف لائے ہیں ۔

اس شخص نے کہا : ” انا صاحب العصر فا ذکر حاجتک “ میں ہی تمہارا امام زمانہ ہوں ، کہو کیا کہتے ہو محمد بن علی نے کہا کہ اگر آپ صاحب العصر ہیں تو آپ سے حاجت بیان کرنے کی ضرورت کیا ، آپ کو خود ہی علم ہوگا ۔ اس کے جواب میں انہوں نے فرمایا کہ سنو ! وزیر کے فلاں کمرہ میں ایک لکڑی کا صندوق ہے اس مٹی کے چند سانچے رکھے ہوئے ہیں جب انار چھوٹا ہوتا ہے وزیر اس پر سانچہ چڑھا دیتا ہے ۔ اور جب وہ بڑھتا ہے تو اس پر وہ نام کندہ ہوجاتے ہیں جو سانچہ میں کندہ ہیں محمد بن علی ! تم بادشاہ کو اپنے ہمراہ لے جا کر وزیر کے دجل و فریب کو واضح کر دو ، وہ اپنے ارادہ سے باز آجائے گا اور وزیر کو سزا دے گا چنانچہ ایسا ہی کیا گیا اور وزیر برخواست کر دیا گیا ۔ (کتاب بدایع الاخبار ملا اسماعیل سبزواری ص ۱۵۰ و سفینة البحار جلد ۱ ص ۵۳۶ طبع نجف اشرف)۔

امام عصر کا واقعہ کربلا بیان کرنا

حضرت امام مہدی علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ ” کھیعص “ کا کیا مطلب ہے تو فرمایا کہ اس میں (ک) سے کربلا (ہ) سے ہلاکت عترت (ی) سے یزید ملعون (ع) سے عطش حسینی (ص) سے صبر آل محمد مراد ہے ۔ آپ نے فرمایا کہ آیت میں جناب زکریا کا ذکر کیا گیا ہے ۔ جب زکریا کو واقعہ کربلا کی اطلاع ہوئی تو وہ تین روز تک مسلسل روتے رہے ۔ (تفسیر صافی ص ۲۷۹) ۔

حضرت امام مہدی علیہ السلام کے طول عمر کی بحث

بعض مستشرقین و ماہرین اعمار کا کہنا ہے کہ ” جن کے اعمال و کردار اچھے ہوتے ہیں اور جن کا صفائے باطن کامل

ہوتا ہے ان کی عمریں طویل ہوتی ہیں یہی وجہ ہے کہ علماء فقہاء اور صلحاء کی عمریں اکثر طویل دیکھی گئی ہیں اور ہوسکتا ہے کہ طول عمر مہدی علیہ السلام کی یہ بھی ایک وجہ ہو، ان سے قبل جو آئمہ علیہم السلام گزرے وہ شہید کر دیئے گئے، اور ان پر دشمنوں کا دسترس نہ ہوا، تو یہ زندہ رہ گئے اور اب تک باقی ہیں لیکن میرے نزدیک عمر کا تقرر و تعین دست ایزد میں ہے اسے اختیار ہے کہ کسی کی عمر کم رکھے کسی کی زیادہ اس کی معین کردہ مدت عمر میں ایک پل کا بھی تفرقہ نہیں ہوسکتا۔

تواریخ و احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ خداوند عالم نے بعض لوگوں کو کافی طویل عمریں عطا کی ہیں۔ عمر کی طوالت مصلحت خداوندی پر مبنی ہے اس سے اس نے اپنے دوست اور دشمن دونوں کو نوازا ہے۔ دوستوں میں حضرت عیسیٰ، حضرت ادریس، حضرت خضر و حضرت الیاس، اور دشمنوں میں سے ابلیس لعین، دجال بطل، یاجوج ماجوج وغیرہ ہیں اور ہوسکتا ہے کہ چونکہ قیامت اصول دین اسلام سے ہے اور اس کی آمد میں امام مہدی کا ظہور خاص حیثیت رکھتا ہے لہذا ان کا زندہ و باقی رکھنا مقصود ہوا، اور ان کے طول عمر کے اعتراض کو رد اور رفع و دفع کرنے کے لئے اس نے بہت سے افراد کی عمریں طویل کردی ہوں مذکورہ افراد کو جانے دیجئے۔ عام انسانوں کی عمروں کو دیکھئے بہت سے ایسے لوگ ملیں گے جن کی عمریں کافی طویل رہی ہیں، مثال کے لئے ملاحظہ ہو :

- (۱)۔ لقمان کی عمر ۳۵۰۰ سال۔ (۲) عوج بن عنق کی عمر ۳۳۰۰ سال اور بقولے ۳۶۰۰ سال۔ (۳) ذوالقرنین کی عمر ۳۰۰۰ سال۔ (۴) حضرت نوح و (۵) ضحاک و (۶) طمہورث کی عمریں ۱۰۰۰ سال۔ (۷) قینان کی عمر ۹۰۰ سال۔ (۸) مہلائیل کی عمر ۸۰۰ سال (۹) نفیل بن عبداللہ کی عمر ۷۰۰ سال۔ (۱۰) ربیعہ بن عمر عرف سطیع کا بن کی عمر ۶۰۰ سال۔ (۱۱) حاکم عرب عامر بن ضرب کی عمر ۵۰۰ سال۔ (۱۲) سام بن نوح کی عمر ۵۰۰ سال۔ (۱۳) حرث بن مضاض جربمی کی عمر ۴۰۰ سال۔ (۱۴) ارفخشذ کی عمر ۴۰۰ سال۔ (۱۵) درید بن زید کی عمر ۲۵۶ سال۔ (۱۶) سلمان فارسی کی عمر ۴۰۰ سال۔ (۱۷) عمرو بن روسی کی عمر ۴۰۰ سال۔ (۱۸) زبیر بن جناب بن عبداللہ کی عمر ۳۳۰ سال۔ (۱۹) حرث بن ضیاص کی عمر ۴۰۰ سال۔ (۲۰) کعب بن جمجہ کی عمر ۳۹۰ سال۔ (۲۱) نصر بن دھمان بن سلیمان کی عمر ۳۹۰ سال۔ (۲۲) قیس بن ساعدہ کی عمر ۳۸۰ سال۔ (۲۳) عمر بن ربیعہ کی عمر ۳۳۳ سال۔ (۲۴) اکثم بن ضبفی کی عمر ۳۳۶ سال۔ (۲۵) عمر بن طفیل عدوانی کی عمر ۲۰۰ سال تھی (غایۃ المقصود ص ۱۰۳ اعلام الوری ص ۲۷۰) ان لوگوں کی طویل عمروں کو دیکھنے کے بعد ہرگز نہیں کہا جاسکتا کہ ”چونکہ اتنی عمر کا انسان نہیں ہوتا، اس لئے امام مہدی کا وجود ہم تسلیم نہیں کرتے۔ کیونکہ امام مہدی علیہ السلام کی عمر اس وقت ۱۳۹۳ ہجری میں صرف گیارہ سو اڑتالیس سال کی ہوتی ہے جو مذکورہ عمروں میں سے لقمان حکیم اور ذوالقرنین جیسے مقدس لوگوں کی عمروں سے بہت کم ہے۔

الغرض قرآن مجید، اقوال علماء اسلام اور احادیث سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ امام مہدی پیدا ہو کر غائب ہو گئے ہیں اور قیامت کے قریب ظہور کریں گے، اور آپ اسی طرح زمانہ غیبت میں بھی حجت خدا ہیں جس طرح بعض انبیاء اپنے عہد نبوت میں غائب ہونے کے دوران میں بھی حجت تھے (عجائب القصص ص ۱۹۱) اور عقل بھی یہی کہتی ہے کہ آپ زندہ اور باقی موجود ہیں کیونکہ جس کے پیدا ہونے پر علماء کا اتفاق ہوا اور وفات کا کوئی ایک بھی غیر متعصب عالم قائل نہ ہو اور

طویل العمر انسانوں کے ہونے کی مثالیں بھی موجود ہوں تو لامحالہ اس کا موجود اور باقی ہونا ماننا پڑے گا۔ دلیل

منطقی سے بھی یہی ثابت ہوتا ہے لہذا امام مہدی زندہ اور باقی ہیں ۔

ان تماشواہد اور دلائل کی موجودگی میں جن کا ہم نے اس کتاب میں ذکر کیا ہے ، مولوی محمد امین مصری کا رسالہ ” طلوع اسلام “ کراچی جلد ۱۲ ص ۵۲ و ۹۲# میں یہ کہنا کہ : ” شیعوں کو ابتداء روی زمین پر کوئی ظاہری مملکت قائم کرنے میں کامیابی نہ ہوسکی ، ان کوتکلیفیں دی گئیں اور پراکندہ اور منتشر کردیا گیا توانہوں نے ہمارے خیال کے مطابق امام منتظر اور مہدی وغیرہ کے پرامید عقائد ایجاد کر لئے تاکہ عوام کی ڈھارس بندھی رہے۔ “

اور ملا اخوند درویشہ کا کتاب ارشاد الطالبین ص ۳۹۶ میں یہ فرمانا کہ :

” ہندوستان میں ایک شخص عبداللہ نامی پیداہوگا جس کی بیوی کاایمنہ (آمنہ) ہوگی ، اس کے ایک لڑکا پیداہوگا جس کا نام محمد ہوگا وہی کوفہ جا کر حکومت کرے گا ...

لوگوں کا یہ کہنا درست نہیں کہ امام مہدی وہی ہیں جو امام حسن عسکری کے فرزند ہیں ۔ ا ل خ حد درجہ مضحکہ خیز ، افسوس ناک اور حیرت انگیز ہے ، کیونکہ علما فریقین کا اتفاق ہے کہ ”المہدی من ولد الامام الحسن العسکری ۔“ امام مہدی حضرت امام حسن عسکری کے بیٹے ہیں اور ۱۵ شعبان ۲۵۵ کو پیداہوچکے ہیں ، ملاحظہ ہو ، اسعاف الراغبین ، وفيات الاعیان ، روضة الاحباب ، تاریخ ابن ا لوردی ، منابع المودة ، تاریخ کامل ، تاریخ طبری ، نورالابصار ، اصول کافی ، کشف الغمہ ، جلاء العیون ، ارشاد مفید ، اعلام الوری ، جامع عباسی ، صواعق محرقہ ، مطالب السؤل ، شواہد النبوت ، ارجح المطالب ، بحار الانوار و مناقب وغیرہ۔

حدیث نعتل اور امام عصر

نعتل ایک یہودی تھا جس سے حضرت عائشہ ، حضرت عثمان کوتشبیہ دیا کرتی تھیں ، اور رسول اسلام علیہ السلام کب بعد فرمایا کرتی تھیں : اس نعتل اسلامی کو عثمان کو قتل کردو ۔ (ملاحظہ ہو ، نہایة اللغة علامہ ابن اثیر جزری ص ۳۲۱) یہی نعتل ایک دن حضور رسول کریم کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض پرداز ہوا مجھے اپنے خدا ، اپنے دین ، اپنے خلفاء کا تعارف کرائیے اگر میں آپ کے جواب سے مطمئن ہوگیا تو مسلمان ہوجاؤں گا ۔ حضرت نے نہایت بلیغ اور بہترین انداز میں خلاق عالم کا تعارف کرایا ، اس کے بعد دین اسلام کی وضاحت کی ۔ ” قال صدقت ۔“ نعتل نے کہا آپ نے بالکل درست فرمایا پھر اس نے عرض کی مجھے اپنے وصی سے آگاہ کیجئے اور بتائیے کہ وہ کون ہے یعنی جس طرح ہمارے نبی حضرت موسی کے وصی یوشع بن نون ہیں اس طرح آپ کے وصی کون ہیں ؟ آپ نے فرمایا میرے وصی علی بن ابی طالب اور ان کے فرزند حسن و حسین پھر حسین کے صلب سے نوبیٹے قیامت تک ہوں گے ۔

اس نے کہا سب کے نام بتائیے آپ نے بارہ اماموں کے نام بتائے ناموں کو سننے کے بعد وہ مسلمان ہوگیا اور کہنے لگا کہ میں نے کتب آسمانی میں ان بارہ ناموں کو اسی زبان کے الفاظ میں دیکھا ہے ، پھر اس نے ہروسی کے حالات بیان کئے ، کربلا کا ہونے والا واقعہ بتایا ، امام مہدی کی غیبت کی خبر دی اور کہا کہ ہمارے بارہ اسباط میں سے لادی بن برخیا غائب ہوگئے تھے پھر مدتوں کے بعد ظاہر ہوئے اور ازسرنو دین کی بنیادیں استوار کیں ۔ حضرت نے فرمایا اسی طرح ہمارا بارہواں جانشین امام مہدی محمد بن حسن طویل مدت تک غائب رہ کر ظہور کرے گا ۔

اوردنیا کو عدل وانصاف سے بھر دے گا ۔ (غایۃ المقصود ص ۱۳۲ بحوالہ فرائد السمطین حمویٰ)۔